بین الاقوامی حج سمینار کے نام

نمائندہ ولی فقیہ اور ایرانی حجاج کرام کے سرپرست

حضرت آیت اللہ ری شہری کا پیغام

بسم الله الرحمن الرحیم

"ان المتّقین فی جنّٰت وّعیون☆ اُدخلوھا بسلام آمنین☆ ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین☆ لا یمسھم فیھا نصب وماھم منھا بمخرجین"

یعنی بیشک صاحبان تقویٰ باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے۔ انہیں حکم ہوگا کہ تم ان باغات میں سلامتی اور حفاظت کے ساتھ داخل ہوجاؤ اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر طرح کی کدورت نکال لی ہے اور وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے نہیں انہیں کوئی تکلیف چھو سکے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(الحجر آیات ۴۵ تا ۴۸)

اس اجتماع میں موجودہ جملہ دانشوروں، عالموں، بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درو دوسلام پیش کرتے ہوئے اس روحانی نشست کی تشکیل میں شریک تمام معاونین بالخصوص خانہ فرہنگ سفارت جمہوری اسلام ایران ،نئی دہلی، مرکزی حج کمیٹی ، حکومت ہند، دہلی اور انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، نئی دہلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

فریضہ حج درحقیقت مسلمانوں کی وحدت کی اہم اور بلندترین علامتوں میں سے ایک ہے اور اس عظیم کانگریس کی تشکیل کا مقصد عالم اسلام کے سامنے موجود اہم وپیچیدہ مسائل اور دھمکیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے مشرکین سے برأت وبیزاری کے اعلان نیز تقویٰ ونیکی کی بنیاد پر باہمی تعاون اور مناسب مواقع کے سلسلے میں غوروفکر کرنا ہے۔ لہٰذا خداوند عالم کی بارگاہ عالیہ میں دست بدعا ہوں کی وہ اس عظیم الشان محفل کے اہتمام میں سرگرم تمام معاونین ومندوبین کی کوششوں کو مبارک قرار دے۔

یہ نشست ایسے حالات میں منعقد ہورہی ہے کہ گھات میں لگے ہوئے دشمنوں کی مہلک سازش اور مٹھی بھر ناواقف ، ناعاقبت اندیش اور خودفروش عناصر کی وجہ سے عالم اسلام فتنہ وفساد کا شکار ہے اور امت اسلامیہ عالم کے درمیان کینہ ونفاق اور تفرقہ ومسلسل آشوب کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ

جاری ہے۔

دوسری طرف ایرانی قیادت اور دینی وسیاسی وفکری میدان میں مہارت رکھنے والے ایرانی علماء ودانشوروں کی جانب سے امت اسلامیہ کے درمیان وحدت واتحاد کو عملی جامہ پہنانے پر زور دیا جارہا ہے اور عالم اسلام کے صاحبان فکرونظر اور ماہرین سیاست سے وحدت اسلامی کے منشور کی تدوین کا مطالبہ بھی کیا جارہا ہے تاکہ امت اسلامیہ کو سامراج کے مسلسل حملات کے مقابلے میں موثر اقدام کے لئے آمادہ کیا جاسکے۔

میں نے اس پیغام کی ابتداء میں جن قرآنی آیات کو سرنامہ کلام قرار دیا ہے ان میں تقویٰ اور اخوت کے مفہوم کے درمیان موجود رابطہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے متقی وپرہیزگار لوگوں کے لئے خداوند عالم نے بہشت جاوید کا جو وعدہ کیا ہے اس کی تعمیل وتکمیل پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان آیات میں صلح وسلامتی سے مالامال ایسی دنیا کی خوشخبری بھی دی گئی ہے جہاں نعمتوں کی فراوانی ہوگی اور مصائب ومشکلات کا نام ونشان بھی نہ ہوگا۔

قرآنی تعلیمات کے بموجب صراط مستقیم الٰہی کی پیروی اور تفرقہ واختلاف سے اجتناب ودوری کے بغیر تقویٰ کا حصول ناممکن ہے۔

"وانّ هذا صراطی مستقیمافاتبعوه ولاتتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلك وصّٰكم به لعلكم تتقون"

یعنی جان لو کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس تم لوگ اس کی پیروی کرو اور ایسے راستوں کی پیروی ہرگز نہ کرو جو تمہیں خدا کی راہ سے منحرف کردیتے ہیں۔ خداوند عالم نے تمہیں اسی راہ پر چلنے کی ہدایت کی ہے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرسکو۔ (سورۂ انعام آیت ۱۵۳)

افسوس کی بات ہے کہ سردست عالم اسلام ایک تلخ حقیقت کا شاہد ہے۔ امریکی قیادت کے سایہ میں عالمی سامراج موجودہ دنیا پر ایک قطبی نظام کو مسلط کرنے میں ہمہ تن سرگرم ہے اور مشرقی کیمپ وقطب کے انتشار وبکھراؤ کے بعد اسلامی مقاصد اور اسلامی بیداری تحریک کو اپنے تسلط ومنصوبے کی تکمیل کی راہ میں بڑی رکاوٹ خیال کرتا ہے جو امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت میں عظیم الشان کامیابی حاصل کرنے والے اسلامی انقلاب کا مظہر وعطیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج عالمی سامراج ہر ممکن مکروفریب سے کام لیتے ہوئے تحریک بیداری اسلام کی سرکوبی اور امت اسلامیہ

کے درمیان وحدت واتحاد کو توڑنے میں لگاہوا ہے۔ سماجی وسیاسی اصلاحات اور انسانی حقوق وجمہوریت کی تبلیغ واشاعت پر مشتمل ''عظیم مشرق وسطیٰ منصوبہ'' کی شکست وناکامی کے بعد یہ عالمی سامراجیت قومی، سیاسی اورفرقہ وارانہ فتنوں اور خانہ جنگیوں کے ذریعہ، اپنے ناپاک مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے ۔جس کا منظر فلسطین، لبنان اور عراق میں ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہے، اس کی حتی الامکان کوشش ہے کہ قانونی اداروں اور سیاسی تنظیموں کے بنیادی ڈھانچے پر دسترس حاصل کرے جیسا کہ لبنان میں ہوا اور اس وقت پٹرو ڈالر کے سہارے عراق میں اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش جاری ہے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اسلامی معاشروں کے اندر بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسے گروہ موجود ہیں جوان سامراجی سازشوں کی کامیابی کی زمین ہموار کرنے اور انہیں علمی رنگ روپ دینے میں بنیادی کردار ادا کررہے ہیں اور قرآنی ارشادات کے بموجب اس بات سے پوری طرح غافل ہیں کہ عصری فرعون روی زمین پر اپنا تسلط ومکمل اقتدار قائم کرنے کے لئے لوگوں میں تفرقہ ڈال رہا ہے۔ ان میں سے ایک جماعت کو کمزوری وناتوانی کی طرف گھسیٹ رہا ہے اور ان لوگوں کے درمیان کینہ وعداوت کے بیج بورہا ہے ۔ ان لوگوں نے اس الٰہی نصیحت کو نہ سننے کے لئے اپنے کان بندکررکھے ہیں کہ خداوند عالم اور اس کے پیغمبرؐ سے عداوت رکھنے والوں کی دوستی کا مطلب ایمان سے دوری وعلیحدگی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ

”لاتجد قوماً یؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ“

یعنی آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جوقوم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی ہے اور وہ ان لوگوں سے دوستی کررہی ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی کرنے والے ہیں وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشرہ اور قبیلہ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی اپنی خاص روح کے ذریعہ تائید کی ہے اور وہ انہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ انہیں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے۔ یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے۔ (سورہ المجادلہ آیت ۲۲)

زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ فکری، فقہی اور علمی مباحث میں موجود اختلاف رائے جو پہلے علماء ومفکرین ودانشوروں کے درمیان محدود ہوا کرتی تھی یازیادہ سے زیادہ حاکموں اور صاحبان

قدرت کے فکری مباحث کا موضوع ہوا کرتی تھی انہیں آج وسائل ابلاغ عامہ، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور ویب سائٹ کے ذریعہ نیز عمومی اسلامی محافل واجتماعات میں زیادہ سے زیادہ بڑھا چڑھا کر اور مزید اختلاف انگیز راہ وروش کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہ نظریاتی اور سطحی اختلافات عام مسلمانوں کے درمیان رائج ہوجائیں اوراس سے زیادہ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ فقہی، علمی اورفکری مباحثات میں اگر کبھی کوئی اختلاف ہوا کرتا تھا تو وہ فقط علماء وماہرین تک ہی محدود رہتا تھا یا زیادہ سے زیادہ حکام وصاحبان اقتدار کو اس سے سیاسی اور اقتصادی فائدہ اٹھانے کا موقع مل جایا کرتا تھا لیکن آج یہ کوشش کی جارہی ہے کہ افراد وحوادث کے ذریعہ اختلاف انگیز مسائل کو انٹرنیٹ ویب سائٹ پر اورعمومی اجتماعات کے دوران اس فتنہ وفساد کو اسلامی معاشرہ کے ہر فرد تک پہنچادیا جائے۔ اس کے بعد ان کے بھڑکے ہوئے جذبات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے امت اسلامیہ کے درمیان لڑائی جھگڑا، قتل وغارتگری اور برادرکشی کی زمین ہموار کردیں۔ انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف لازمی ہے کہ اس منصوبے میں اسلام دشمن جماعتوں نے کامیابی بھی حاصل کرلی ہے۔

اس راہ وروش کا ایک خطرناک اور نقصان دہ نتیجہ مد مقابل کے ساتھ اعتراضات کی جوابدہی اور مکالماتی مناظرہ کا اہتمام ہے اور دشمن کے اس پرفریب جال میں اکثر افراد پھنس جاتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ مالی اور انسانی وسائل تباہ وبرباد ہوتے ہیں بلکہ ملت ترقی اور خوشحالی کی ڈگر سے ہٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آپسی اختلافات کی گرم بازاری کی وجہ سے مسلمان قومیں اپنے اصل اورحقیقی دشمن سے غافل ہوجاتی ہیں اور دشمن کو ملک وملت کے سرمایہ کی لوٹ کھسوٹ کا سنہری موقع فراہم ہوجاتا ہے اورنقصان میں کئی گنا اضافہ ہوجاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ملک وملّت کے خیرخواہ علماء اور دانشور قوموں کے درمیان موجودمشترکات کی ترویج اور جزبات بھڑکانے والی حرکتوں سے اجتناب پر زور دیتے ہیں۔ ایرانی تنظیم حج وزیارت کے ذمہ داروں کے نام جاری شدہ لازمی ہدایات میں حضرت آیت اللہ خامنہ ای ارشادفرماتے ہیں:

ملت اسلامیہ کے درمیان اتحاد واستحکام کے لئے ہم لوگوں کومسلمانوں کے درمیان مشترکہ اصولوں پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

کج فہمی، غلط توجیہات، غلط فہمی، ایک دوسرے کے حقیقی بنیادی اصولوں سے ناواقفیت ہی مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

مذہبی جذبات کی تحریک اور باہمی اختلاف کی زمین ہموار کرنا گناہ ہے۔ جو لوگ یہ کام انجام دے رہے ہیں وہ درحقیقت امریکی اور صہیونی خفیہ تنظیموں کے مقصد کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں اور انہیں خداوند عالم کی بارگاہ میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

سردست وحدت واتحاد کی گفتگو کی تکرار کے بجائے یہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وحدت آفرین اسباب وعوامل کی طرف بھرپور توجہ دی جائے، لہٰذا ان کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عقیدہ توحید واطاعت پیغمبر اکرمؐ کے بعد اہلبیت علیہم السلام الٰہی راہ وروش کا بہترین مظہر اور وحدت اسلامی کا موثر وسیلہ ہیں۔ اسی وجہ سے وحدت امت اسلامیہ سے وابستہ اس مضبوط قلعہ پر مسلسل یلغار دکھائی دیتی ہے۔ واضح رہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے اہلبیتؑ اور ائمہ علیہم السلام نیز ان کے حقیقی پیرو کبھی بھی مسلمانوں کے درمیان اختلاف، نزاع اور جنگ وخونریزی کا باعث نہیں رہے اور نامناسب حالت میں بھی ان لوگوں نے سکوت سے کام لیا ہے اور ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا جس سے امت کے درمیان اختلاف کی آگ بھڑک سکے۔

آج تعلیمات مکتب اہلبیتؑ کی پیروی کی وجہ سے ہی جنوبی لبنان کے مسلمانوں نے اسلام کے جانی دشمن یعنی صہیونیت کا شاندار مقابلہ کیا ہے۔ اسلامی مجاہدین کی جماعت نے حزب اللہ کی موثر اور بھرپور قیادت کے سایہ میں اور رسولؐ خدا کے اہلبیتؑ بالخصوص ائمہ اطہارؑ کی پیروی کرتے ہوئے داخلی مخالفین کے ہاتھوں گہری چوٹ برداشت کی لیکن اپنے اسلحوں کا رخ حملہ آور دشمنوں کی طرف ہی رکھا اور داخلی مخالفین پر کوئی حملہ نہیں کیا تاکہ اسلامی اتحاد کے جلوہ کو منور ونمایاں اور مطلوبہ اتحاد کو جامۂ عمل پہنا سکیں۔

وحدت اسلامی کو عملی رنگ وروپ عطا کرنے کے لئے دوسرا اہم وسیلہ دشمن کا بھرپور مقابلہ ہے۔ جدوجہد کی راہ میں مسائل ومصائب یقینی ہیں لیکن بھرپور مقابلے کی سب سے بڑی برکت اصل دشمن کی شناخت اور اس کے خلاف ہر ممکن طاقت کا بھرپور استعمال ہے جس کے لئے داخلی اختلافات سے چشم پوشی اور کنارہ گیری لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سرزمین افغانستان، عراق، لبنان، فلسطین اور دنیا کے دیگر علاقوں سے استقلال طلبی کی ہر آواز کا گلا گھونٹنے کے لئے عالمی سامراج ہر ممکن سامراجی اور اختلاف انگیز ہتھکنڈوں کا استعمال کررہا ہے۔

سردست اس بات پر تاکید ضروری ہے کہ دین کے دائمی اصول اور عبادتی اعمال کی انجام دہی کے ساتھ ہی ساتھ درپیش مسائل اور دھمکیوں کے مقابلے کے لئے وحدت واتحاد کی تشکیل ایک

لازمی امر ہے۔ یہ اسلامی اتحاد مسلمانوں کے اقتدار کا مظہر ہے اور اس بات کا موقع فراہم کرتا ہے کہ علمی اور عملی راہ وروش کے ساتھ اسلامی موقف کا انتخاب کیا جائے اور عالم اسلام کی علمی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی ترقی، اسلامی معاشروں کی نشوونما وخوشحالی اور ان میں موجود صلاحیتوں میں نکھار اور درخشندگی کی زمیں ہموار ہوجائے۔

اس سلسلے میں اسلامی بیداری پر تاکید، تفرقہ واختلاف انگیز مسائل سے علیحدگی اور باہمی قربت میں استحکام دنیائے اسلام کی حفاظت اور دشمن کے خلاف ہر عملی، تحقیقی اور تبلیغی امکانات اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال اور مجاہدانہ سرگرمیوں کی ترویج واشاعت کے لئے لازمی اقدام کئے جائیں۔ عصر حاضر میں ان کاموں کی طرف توجہ واجب ولازم ہے۔

دنیائے اسلام کو ایسی علمی تحریکوں کی ضرورت ہے جو عصر حاضر میں موجود عالمی ترقی کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے پسماندہ علاقوں کی علاقائی ترقی کی زمین ہموار کرسکیں اور پسماندگی وفقر ورنج ومصائب کا ان علاقوں سے خاتمہ ہوسکے۔

دنیا کے بعض علاقوں میں موجود اقتصادی پسماندگی اور فقر وگرسنگی اور مفلوک الحالی میں روز افزوں اضافہ درحقیقت سامراجی دور حکومت کی دین ہے اور آج امت اسلامیہ ایڈس اور سوائن فلو جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا دکھائی دے رہی ہے اور ان کے درمیان قبائلی جھگڑوں کی بھر مار بھی ہے۔ اس کے علاوہ ایک طرف سیکولر افکار وعقائد کی ترویج واشاعت اور دوسری طرف تکفیر وتردید سے رغبت کی وجہ سے امت اسلامیہ کی پریشانیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے۔

لہٰذا ان مسائل ومصائب کے مقابلے کے لئے اس حقیقی اسلام کی طرف واپسی لازمی ہے جس نے گذشتہ صدیوں کے دوران دنیاوالوں کو خود ساختہ اور خود تراشدہ خداؤں کی عبادت وتابعداری اور پسماندگی سے نجات فراہم کردی۔ واضح رہے کہ عصر حاضر میں سامراجی طاقتوں کی بھرپور کوشش ہے کہ جہالت اور گمراہی کا وہ دور دوبارہ ایک نئے رنگ وروپ میں پوری دنیا پر مسلط ہو جائے۔

مجھے امید ہے کہ حج بیت اللہ کی معنویت سے استفادہ کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع میں شریک علماء اور دانشور حضرات اپنے پرمغز اور علمی مقالات کے ذریعہ اعلیٰ اسلامی وانسانی مقاصد کی تکمیل کی راہ میں موثر قدم اٹھائیں گے۔ انشاء اللہ